Jinnah

January 22, 2010

تمباکونوشی کے نقصانات اور تدارک کے اقدامات......(1)

صحت عامہ کے حوالے سے آج پوری دنیا خصوصاً ترقی پذیر اور غریب ممالک کو جن بڑے خطرات اور چیلنجوں کا سامنا ہے، ان میں تمباکونوشی اس لحاظ سے سرفہرست ہے کہ اس زہر سے سالانہ 50 لاکھ افراد موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں ایک ارب افراد تمباکونوشی کی لت میں مبتلا ہیں، جن میں 25 فیصد خواتین بھی شامل ہیں۔ ڈاؤ یونیورسٹی کے 'اوجھا انسٹیٹیوٹ برائے امراض سینہ' کے مطابق سگریٹ کے دھوئیں میں 4000 سے زائد مہلک کیمیکل ہوتے ہیں جبکہ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں 8 جان لیوا امراض میں سے 6 سگریٹ نوشی سے پیدا ہوتے ہیں جن میں عارضہ قلب، دمہ، ٹی بی اور پھیپھڑوں کے کینسر جیسے موذی امراض شامل ہیں۔ تمباکونوشی کے ان مضر صحت اثرات سے عدم آگاہی کی بدولت ایک تہائی آبادی براہِ راست متاثر ہو رہی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا بھر میں روزانہ گیارہ ہزار افراد تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے سبب مر جاتے ہیں اور اگر اس زہر کے خلاف آگاہی کی موثر مہم نہ چلائی گئی تو 2030ء میں مرنے والوں کی تعداد تجاوز کرکے ایک کروڑ سالانہ تک پہنچ جائے گی۔

برٹش میڈیکل جرنل میں شائع ہونے والی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق تمباکونوشی سے ذیابیطس کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 15 سال پر محیط امریکی ماہرین کی طویل تحقیق نے ان تمام سابقہ دعوؤں کی تصدیق کی ہے کہ تمباکونوش افراد میں گلوکوز برداشت نہ کرنے کا عمل پیدا ہو جاتا ہے، جو ذیابیطس کے مرض کی شروعات ہیں۔

تمباکونوشی کے زہریلے اثرات سے انسانی لبلبہ بھی متاثر ہو سکتا ہے، جو انسانی جسم میں انسولین کی مقدار کو متوازن رکھنے کا کام کرتا ہے۔

تحقیق کے سربراہ پروفیسر تھامس بوسٹن نے ماہرین سے مل کر 4500 افراد پر تحقیق کی تو یہ بات سامنے آئی کہ تمباکونوش افراد کے جسموں میں پندرہ سال کے عرصے کے دوران یہ کیفیت پیدا ہوئی۔ تحقیق میں 17 فیصد افراد ایسے تھے کہ جنہوں نے تمباکونوشی کبھی نہ کی تھی مگر وہ تمباکو پینے والوں کے قریب رہے تھے۔ یعنی تمباکونوشوں کے ساتھ رہنا بھی ذیابیطس میں مبتلا ہونے کے ایک اہم عنصر کے طور پر سامنے آیا ہے، جیسے سیکنڈ ہینڈ سموک کے نقصانات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اگر مزید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو گئی تو پالیسی ساز اس بارے میں حاصل نتائج کو 'پیسو سموکنگ' صحت کے بارے میں قانون سازی کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ تمباکونوشی سے پیدا ہونے والے دھوئیں میں دوسرے افراد کے سانس لینے کو سیکنڈ ہینڈ سموکنگ یا بالواسطہ تمباکونوشی کہتے ہیں۔ اس سے جہاں گھر اور پبلک مقامات میں فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے وہاں پھیپھڑوں کے سرطان، بلند فشار خون اور دل کی بیماریوں کے ساتھ بچوں میں سانس کی بیماریاں، دمہ، تپ دق، نمونیا اور اچانک موت (SIDS) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ امریکن کینسر سوسائٹی نے اگست 2009ء میں اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ 2010ء میں تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی وجہ سے 6 ملین افراد موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ دنیا بھر میں ہر دسویں میں سے ایک شخص تمباکونوشی سے ہلاک ہوتا ہے اور اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو 2020ء میں ان ہلاکتوں کی تعداد 7 ملین سالانہ تک پہنچ جائے گی۔ اس رپورٹ کے مطابق سگریٹ نوشی کے طفیل ہر سال براہِ راست میڈیکل اخراجات، زمین کی زرخیزی میں کمی اور ماحولیاتی آلودگی کے سبب دنیا 5 ارب ڈالر کا نقصان برداشت کرتی ہے۔

کینسر سوسائٹی کی اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ حالیہ برسوں میں امریکہ، برطانیہ اور جاپان میں سگریٹ نوشی میں کمی جبکہ ترقی پذیر ممالک میں اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان تقریباً 17 کروڑ آبادی کا حامل ترقی پذیر ملک ہے، جس میں تمباکونوش افراد کی تعداد 2 کروڑ ہے۔ ان میں 33 فیصد مرد اور 4.7 فیصد خواتین شامل ہیں۔ محدود وسائل اور ابتر معاشی صورتحال کے حامل اس ملک میں تمباکونوش افراد سالانہ 20 ارب روپے تمباکونوشی پر خرچ کر دیتے ہیں۔ ملک کی کل آبادی کا تیسرا حصہ خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہا ہے جبکہ نصف آبادی ان پڑھ ہے۔ ان حالات میں پاکستان جہاں تمباکو کی صنعت کے لئے منافع بخش منڈی بن چکا ہے، وہاں اس کے لوگوں کو تمباکونوشی سے لاحق خطرات میں کئی گنا اضافہ بھی ہوا ہے............(جاری ہے)